# از عدالت عظمیٰ

## طاہر

## بنام

## سٹیٹ (دہلی)

تاریخ فیصلہ: 21 مارچ 1996

[ڈاکٹر اے ایس آنند اور ایس بی مجومدار، جسٹس صاحبان]

**دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987:**

**دفعہ 5—ملزم جس کے پاس مطلع شدہ علاقے میں غیر مجاز آتشیں اسلحہ موجود ہے اور وہ فسادیوں کے ہجوم کی حمایت کر رہا ہے—سماعت—پولیس اہلکاروں کے شواہد کی بنیاد پر نامزد عدالت کے ذریعے درج کی گئی سزا—قرار پایا کہ، مکمل طور پر جائز—ملزم مطلع شدہ علاقے میں ایک غیر مجاز آتشیں اسلحہ کا قابض تھا—ایکٹ کے تحت شروع کی گئی کارروائی ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی جاری رہے گی اور حتمی نتیجے اور عزم کے بغیر ختم نہیں ہوگی۔**

**فوجداری قانون:**

**پولیس اہلکاروں کی شہادت—ملزم پر دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت جرم کا مقدمہ چلایا گیا—استغاثہ نے ان پولیس اہلکاروں کا معائنہ کیا جنھوں نے ملزم کو پکڑا اور گرفتار کیا تھا—مقامی علاقے کے کسی آزاد گواہ کی جانچ نہیں کی گئی-نامزد عدالت نے پولیس اہلکاروں کے شواہد کی بنیاد پر سزا ریکارڈ کی—قرار پایا کہ، تصدیق کرنے کے لیے آزاد گواہ کی عدم موجودگی میں پولیس اہلکاروں کی شہادت پر سزا ریکارڈ کی جاسکتی ہے، اگر ان کے ثبوت قابل اعتماد اور قابل اعتماد پائے جاتے ہیں۔**

اپیل کنندہ پر دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 5 کے تحت جرم کا مقدمہ چلایا گیا۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ 14.11.1990 پر اپیل کنندہ دہلی کے چاندنی چوک میں فسادیوں کے ہجوم کی حمایت کر رہا تھا اور اسے ہوا میں دیسی ساختہ پستول لہراتے ہوئے پایا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گیا۔ اسے مقامی پولیس نے گرفتار کیا اور اسے آرمز ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت باضابطہ طور پر گرفتار کیا گیا۔ چونکہ واقعہ کی جگہ جہاں سے اپیل گزار کو غیر مجاز آتشیں اسلحہ کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا، TADA کے تحت مطلع کردہ علاقے میں آتا ہے، اس لیے اس کے خلاف دفعہ 5 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ تحقیقات کا اختتام نامزد عدالت کے سامنے اپیل کنندہ کے مقدمے میں ہوا جس نے اسے TADA کی دفعہ 5 کے تحت مجرم قرار دیا اور اسے پانچ سال کی قید بامشقت اور 5,000 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی۔

اس عدالت کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر اپیل میں، یہ دعوی کیا گیا کہ گواہان استغاثہ جن کے شواہد پر سزا ریکارڈ کی گئی تھی وہ تمام پولیس اہلکار تھے اور ان کی تصدیق کرنے کے لیے کسی آزاد گواہ کی عدم موجودگی میں اپیل کنندہ کی سزا کو برقرار رکھنے کے لیے ان کی گواہی پر انحصار کرنا محفوظ نہیں تھا؛ کہ، کسی بھی صورت میں، اپیل کنندہ کو TADA کی دفعہ 5 کے تحت مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا کیونکہ 20.10.1987 کا نوٹیفکیشن جس میں دہلی کو TADA کے مقاصد کے لیے ایک مطلع شدہ علاقہ قرار دیا گیا تھا ختم ہو گیا تھا اور اس طرح یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد علاقہ جاری رہا۔ TADA کے تحت ایک مطلع شدہ علاقہ ہونا اور؛ چونکہ استغاثہ نے اپیل کنندہ کے پاس پستول رکھنے اور کسی بھی دہشت گردی کی سرگرمیوں کے درمیان کوئی تعلق ظاہر کرنے کے لیے ریکارڈ پر کوئی ثبوت نہیں لایا تھا، اس لیے TADA کی دفعہ 5 کے تحت اس کی سزا کو برقرار نہیں رکھا جا سکا۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ:

1.1. جہاں پولیس اہلکاروں کے ثبوت، محتاط جانچ پڑتال کے بعد، اعتماد کی تحریک دیتے ہیں اور قابل اعتماد پائے جاتے ہیں، تو یہ سزا کی بنیاد پر اور علاقے کے کسی آزاد گواہ کی عدم موجودگی سے ان کے شواہد کی تصدیق کرنے سے کسی بھی طرح سے استغاثہ کے مقدمے کی ساکھ کو متاثر نہیں کرتا ہے۔

1.2. موجودہ معاملے میں، پولیس اہلکاروں کے شواہد کے تنقیدی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ قابل اعتماد گواہ ہیں اور ان کے شواہد میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔ ان کے طویل جرح میں ایسا کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے جس سے ان کی صداقت کے بارے میں کوئی شک پیدا ہو، صورت حال کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، جب اپیل کنندہ کو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دیسی ساختہ پستول کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا، استغاثہ کی طرف سے علاقے کے کسی بھی آزاد گواہ کی جانچ پڑتال میں ناکامی استغاثہ کے مقدمے کے اعتماد کو کم نہیں کرتی ہے۔

2. جس مطلع شدہ علاقے سے اپیل کنندہ کو پکڑا گیا تھا اسے غیر مطلع شدہ علاقہ قرار نہیں کیا گیا ہے اور اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد یہ علاقہ مطلع شدہ علاقہ نہیں رہا ہے۔ مزید بر آں، TADA کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی، اس کے تحت شروع کی گئی کارروائی حتمی نتیجے اور عزم کے بغیر ختم نہیں ہوگی اور یہ کہ ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے باوجود انہیں جاری رکھا جانا ہے۔

محمد اقبال مدار شیخ بنام ریاست مہاراشٹر ا، [1996] 1 ایس سی سی 722، پر انحصار کیا۔

3. اپیل کنندہ کے پاس ایک مطلع شدہ علاقے میں بغیر لائسنس والا آتشیں اسلحہ تھا اور اس لیے اسے TADA کی دفعہ 5 کے تحت صحیح طور پر مجرم قرار دیا گیا۔ مقدمے کے قائم شدہ حقائق اور حالات میں نامزد عدالت کی طرف سے درج کی گئی سزا مکمل طور پر جائز ہے،

سنجے دت بنام ریاست مہاراشٹر ا، 11994] 5 ایس سی سی 410، اس کے بعد۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل این سی 835، سال 1995۔

یکم / 8 اگست 1995 کے فیصلے اور حکم سے، نامزد عدالت، دوم ایڈیشنل جج، دہلی، سیشن کیس نمبر 171، سال 1995 میں۔

اپیل گزاروں کے لیے ڈی ڈی ٹھاکر اور آر این کیشوانی۔

جواب دہندگان کے لیے مس ششی کرن اور بی کرشنا پرساد۔

عدالت کا فیصلہ ڈاکٹر آنند جسٹس نے سنایا۔

اپیل کنندہ TADA کی دفعہ 19 کے تحت اس اپیل کے ذریعے یکم اگست 1995 کو نامزد عدالت II، دہلی کے ذریعے درج کردہ دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ 1987 (جسے اس کے بعد TADA کہا گیا ہے) کی دفعہ 5 کے تحت اس کی سزا اور سزا دہی پر سوال اٹھاتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

14.11.1990 پر استغاثہ کے مقدمے کے مطابق، ایک ہجوم دہلی کے چاندنی چوک میں گرودوارہ سیس گنج صاحب پر جمع ہوا اور عید گاہ پارک کی طرف جلوس کے طور چلا گیا۔ عید گاہ پارک میں ایک اجلاس چل رہی تھی جہاں کچھ مقررین کی طرف سے کچھ اشتعال انگیز تقاریر کی گئیں جو فرقہ وارانہ فسادات کا باعث بنیں۔ تقریباً 4:30 بجے شام فسادات اپنی انتہا پر تھے اور فسادیوں کی جانب سے عید گاہ روڈ-نواب روڈ، صدر بازار سے مخالف فریق کے افراد پر پتھر اور دیگر ہتھیار برسائے جا رہے تھے۔ اپیل کنندہ فسادیوں کے ہجوم کی حمایت کر رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک دیسی ساختہ پستول پکڑی ہوئی اور اسے ہوا میں لہراتے ہوئے پایا گیا۔ پولیس پارٹی نے کچھ گرفتاریاں کیں۔ اپیل کنندہ کو ایس اے دیدار ایس ایچ او گواہ استغاثہ 4 نے گرفتار کیا، جس نے اسے پستول کے ساتھ پکڑا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ کو ایس اے سکھبیر سنگھ گواہ استغاثہ 7 کے حوالے کر دیا گیا جس نے اسے فسادات کے معاملے میں گرفتار کیا اور بعد میں اسے آرمز ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت ایک معاملے میں باضابطہ طور پر گرفتار کر لیا کیونکہ اس کے پاس بغیر کسی اختیار کے دیسی ساختہ پستول بھی تھا۔ اے ایس آئی دیوانی رن گواہ استغاثہ 6 کی طرف سے سب انسپکٹر ایشور چند گواہ استغاثہ 1 کو ایک رقعہ بھیجا گیا جس نے ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کی اور ابتدائی اطلاعی رپورٹ کی کاپی سب انسپکٹر سکھبیر سنگھ گواہ استغاثہ 7 کو بھیجی گئی۔ اپیل کنندہ کی گرفتاری کے بعد اس کے قبضے سے دیسی ساختہ پستول ضبط کر کے ایک پارسل میں بند کر دیا گیا جسے موہر ار ہیڈ کانسٹیبل (ملکھانہ) گواہ استغاثہ 3 کے پاس رکھا گیا تھا۔ دیسی ساختہ پستول پر مشتمل پارسل کو بعد میں جانچ کے لیے سنٹرل فارنسک سائنس لیبارٹری بھیج دیا گیا اور بیلسٹک ماہر نے رائے دی کہ 12 بور ملکی ساختہ پستول ایک آتشیں اسلحہ تھا جیسا کہ آرمز ایکٹ 1959 میں بیان کیا گیا ہے اور یہ کام کرنے کی حالت میں پایا گیا تھا۔ سنٹرل فارنسک سائنس لیبارٹری سے ماہر کی رائے کے ساتھ رپورٹ 27.12.1990 پر موصول ہوئی۔ چونکہ، وہ جگہ جہاں سے اپیل کنندہ کو غیر مجاز آتشیں اسلحہ کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا، TADA کے تحت مطلع کردہ علاقے میں گر گیا، تفتیشی ایجنسی نے قانونی منظوری حاصل کرنے کے بعد اپیل کنندہ کے خلاف دفعہ 5 TADA کے تحت جرم کا مقدمہ درج کیا۔ تفتیش مکمل ہونے پر، اپیل کنندہ کو نامزد عدالت کے سامنے مقدمے کی سماعت کے لیے بھیجا گیا اور TADA کی دفعہ 5 کے تحت کسی جرم کے لیے سزا سنائے جانے پر، اسے پانچ سال قید بامشقت کی سزا سنائی گئی اور 1,000 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی اور جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر اسے دو ماہ کے لیے مزید آر آئی کی سزا سنائی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل گزار کو جرم سے جوڑنے کے لیے استغاثہ نے سات گواہوں سے پوچھ گچھ کی۔ گواہ استغاثہ 1 وہ ڈیوٹی آفیسر ہے جس نے باضابطہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ نمائش PW1 / A ایک مہر بند پارسل جس میں ملکی ساختہ پستول تھی، موہران ہیڈ کانسٹیبل ملکھانا گواہ استغاثہ 3 سے گواہ استغاثہ 2 کے ذریعے سنٹرل فارنسک سائنس لیبارٹری میں لے جایا گیا تھا۔ یہ وہاں کے گواہ رسمی نوعیت کے ہیں۔

گواہ استغاثہ 4، انسپکٹر دیدار سنگھ متعلقہ وقت پر علاقے کے ایس ایچ او تھے اور پولیس فورس کے ساتھ موقع پر موجود تھے۔ انسپکٹر دیدار سنگھ گواہ استغاثہ 4 کے شواہد سے یہ واضح طور پر سامنے آتا ہے کہ اپیل کنندہ کو 14.11.1990 پر شام تقریباً 4:30 بجے موقع پر گرفتار کیا گیا تھا اور اس وقت وہ اپنے ہاتھ میں دیسی ساختہ پستول تھامے ہوا اور اسے ہوا میں لہراتے ہوئے پایا گیا تھا۔ اس کے شواہد سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اشتعال انگیز تقاریر کی وجہ سے عید گاہ پارک میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے تھے اور عید گاہ روڈ پر موجود مشتعل ہجوم کی طرف سے مخالف فریق پر اینٹ، پتھر و دیگر اں ہتھیار پھینکے جا رہے تھے۔ کانسٹیبل مہابیر سنگھ گواہ استغاثہ 5 نے تمام مادی تفصیلات میں انسپکٹر دیدار سنگھ گواہ استغاثہ 4 کے بیان کی مکمل تصدیق کی۔ یہ وہی تھا جو گواہ استغاثہ 4 سے رقعہ کو باضابطہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ کے اندراج کے لیے پولیس اسٹیشن لے گیا تھا، دیدار سنگھ گواہ استغاثہ 4 کے ثبوت کی تصدیق اے ایس آئی دیوانی رام گواہ استغاثہ 6 اور انسپکٹر سکھبیر سنگھ گواہ استغاثہ 7 نے بھی کی ہے۔ ان میں سے کسی بھی گواہ کے ثبوت میں ایسا کچھ سامنے نہیں آیا ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ انہیں اپیل کنندہ کے خلاف جھوٹا بیان کیوں دینا چاہیے۔ انہوں نے اس واقعے کا ایک واضح اور ٹھوس بیان دیا ہے اور ان کے شواہد سے اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ ان کی گواہی جرح میں غیر متزلزل رہی ہے،

اپیل گزار نے دفعہ 313 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت ریکارڈ کیے گئے اپنے بیان میں بے گناہی کا دعوی کیا اور کہا کہ اسے فلمستان کے قریب اس کے گھر کے باہر چائے کی دکان سے اس وقت گرفتار کیا گیا جب عید گاہ کے قریب اور اس کے آس پاس کچھ فسادات ہو رہے تھے اور بعد میں اسے تھانے لے جایا گیا اور اس معاملے میں پھنسایا گیا۔ تاہم، اس اپیل کنندہ نے دفاع میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ تاہم، مبینہ جھوٹے مضمرات کی وجہ واضح نہیں کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل سینئر وکیل، مسٹر ڈی ڈی ٹھاکر نے پیش کیا کہ گواہ استغاثہ 4، گواہ استغاثہ 7 جس کے ثبوت پر سزا ریکارڈ کی گئی ہے، وہ تمام پولیس اہلکار تھے اور

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

ان کی تصدیق کرنے کے لیے کسی آزاد گواہ کی عدم موجودگی میں، اپیل کنندہ کی سزا کو برقرار رکھنے کے لیے ان کی گواہی پر انحصار کرنا محفوظ نہیں تھا۔ ہم متفق نہیں ہو سکتے۔ ہماری رائے میں پولیس اہلکاروں کی گواہی سے کوئی کمزوری منسلک نہیں ہوتی، صرف اس وجہ سے کہ ان کا تعلق پولیس اہلکاروں سے ہے اور قانون کی کوئی حکمرانی یا ثبوت نہیں ہے جو یہ بتائے کہ پولیس اہلکاروں کے ثبوت پر سزا ریکارڈ نہیں کی جا سکتی، اگر قابل اعتماد پایا جائے، جب تک کہ کچھ آزاد شواہد سے تصدیق نہ ہو۔ تاہم، روول آف پروڈنس میں صرف ان کے شواہد کی زیادہ محتاط جانچ پڑتال کی ضرورت ہے، کیونکہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ان کی طرف سے پیش کردہ مقدمے کے نتائج میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ جہاں پولیس اہلکاروں کے ثبوت، محتاط جانچ پڑتال کے بعد، اعتماد پیدا کرتے ہیں اور قابل اعتماد پائے جاتے ہیں، یہ سزا کی بنیاد بن سکتے ہیں اور ان کے شواہد کی تصدیق کرنے کے لیے علاقے کے کسی آزاد گواہ کی عدم موجودگی، کسی بھی طرح سے استغاثہ کے مقدمے کی ساکھ کو متاثر نہیں کرتی ہے۔

مذکورہ بالا چار پولیس اہلکاروں کے شواہد کے ہمارے تنقیدی تجزیے نے ہمارے ذہنوں پر یہ تاثر پیدا کیا ہے کہ وہ قابل اعتماد گواہ ہیں اور ان کے شواہد میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔ ان کے طویل جرح میں ایسا کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے جس سے ان کی صداقت کے بارے میں کوئی شک پیدا ہو۔ ہمیں ثبوت قابل اعتماد لگتے ہیں۔ صورت حال کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، جب اپیل کنندہ کو دیسی ساختہ پستول کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا، تو استغاثہ کی طرف سے علاقے کے کسی بھی آزاد گواہ سے پوچھ گچھ کرنے میں ناکامی استغاثہ کے مقدمے کے اعتماد کو کم نہیں کرتی ہے۔ ملک میں بنی پستول کے ساتھ موقع پر اپیل کنندہ کی گرفتاری کے ناقابل تردید ثبوت کا سامنا کرتے ہوئے، مسٹر ٹھاکر نے پیش کیا کہ 20 اکتوبر 1987 کا نوٹیفکیشن جس میں دہلی کو TADA کے مقاصد کے لیے مطلع شدہ علاقہ قرار دیا گیا تھا، ایکٹ کے ختم ہونے کی وجہ سے ہی ختم ہو گیا تھا اور یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی یہ علاقہ TADA کے تحت مطلع شدہ علاقہ ہی رہا اور اس لیے اپیل کنندہ کو دفعہ 5، TADA کے تحت کسی جرم کے لیے سزا نہیں دی جا سکتی۔ اس حوالگی کی کوئی طاقت نہیں ہے اور اسے خارج کرنا جائز ہے۔ محمد اقبال مدار شیخ بنام ریاست مہاراشٹرا، [1996] 1 ایس سی سی 722 میں، اس عدالت کے تین ججوں کے بنچ نے ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے اثر پر واضح طور پر غور کیا ہے اور رائے دی ہے کہ ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی، اس ایکٹ کے تحت شروع کی گئی کارروائی حتمی نتیجے اور عزم کے بغیر ختم نہیں ہوگی اور یہ کہ ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے باوجود انہیں جاری رکھنا ہے۔ جس مطلع شدہ علاقے سے اپیل کنندہ کو پکڑا گیا تھا اسے غیر مطلع شدہ قرار

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں کیا گیا ہے اور اس لیے یہ دعوی کرنا بے سود ہے کہ ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد یہ علاقہ مطلع شدہ علاقہ نہیں رہا ہے۔

مسٹر ٹھاکر نے آخر میں کہا کہ چونکہ استغاثہ نے پستول رکھنے والے اپیل گزاروں اور کسی بھی دہشت گرد سرگرمی کے درمیان کوئی تعلق ظاہر کرنے کے لیے ریکارڈ پر کوئی ثبوت نہیں لایا ہے، اس لیے TADA کی دفعہ 5 کے تحت ان کی سزا کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ دلیل بھی صرف خارج کیے جانے کے نوٹس کا حقدار ہے۔ سنجے دت بنام ریاست مہاراشٹرا، [1994] 5 ایس سی سی 410 میں اس عدالت کی ایک آئینی بنچ نے طے کیا ہے کہ بغیر لائسنس والے آتشیں اسلحہ کا محض شعوری قبضہ، جو آرمز ایکٹ کے تحت اسلحہ کی تفصیل کا جواب دیتا ہے، بغیر کسی لائسنس کے، ایک مطلع شدہ علاقہ میں TADA کی دفعہ 5 کے تحت سزا دی جاتی ہے اور ایک ملزم، فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، اس مدت کے لیے قید کی سزا کے قابل ہوگا جو پانچ سال سے کم نہیں ہوگی لیکن جو عمر قید تک بڑھ سکتی ہے اور جرمانے کا بھی ذمہ دار ہوگا۔ ریکارڈ پر موجود قائم شدہ حقائق کے پیش نظر، سنجے دت کے معاملے (اوپر) میں آئینی بنچ کی طرف سے مقرر کردہ قانون، اپیل کنندہ کے معاملے پر مکمل طور پر لاگو ہوتا ہے کیونکہ اپیل کنندہ کے پاس اس ہتھیار کا شعوری قبضہ تھا جو ایک مطلع شدہ علاقہ میں آرمز ایکٹ کے تحت اسلحہ کی تفصیل کا جواب دیتا ہے۔ مقدمے کے قائم شدہ حقائق اور حالات میں عزت مآب نامزد عدالت کے ذریعہ TADA کی دفعہ 5 کے تحت درج اپیل کنندہ کی سزا مکمل طور پر جائز ہے۔

اس اپیل میں کوئی قابلیت نہیں ہے، جو ناکام ہوتی ہے جو اس طرح خارج ہو جاتی ہے۔

**اپیل خارج کر دی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document